O

یقین ٹوٹ رہا ہے ابھی ذرا ٹھہرو
گماں بھی لُوٹ رہا ہے ابھی ذرا ٹھہرو

دماغ و دل سے سلام و دعا کا وقت تو دو
یہ ساتھ چھوٹ رہا ہے ابھی ذرا ٹھہرو

سفر تو روح ہی کرتی ہے زندگی کا مگر
بدن جو ٹوٹ رہا ہے ابھی ذرا ٹھہرو

مجھے تلاشِ حقیقت تو تھی مگر یہ شعور
کہاں سے پھوٹ رہا ہے ابھی ذرا ٹھہرو

اگرچہ ساری کہانی بُنی ہے سچ پہ عماد
پہ تھوڑا جھوٹ رہا ہے ابھی ذرا ٹھہرو

https://emad-ahmad.com/